113868 ـ نكاح كے گواہ بالغ ہونا ضروری ہيں

سوال

كيا نكاح كے گواہ بچے بن سكتے ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

نكاح صحيح ہونے كے ليے دو عادل مسلمان گواہ ہونا شرط ہے؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

عمران اور عائشہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ولى اور دو عادل گواہوں كے بغير نكاح نہيں ہوتا "

اسے امام بيہقى رحمہ اللہ روايت كيا اورعلامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر (7557) ميں اسے صحيح كہا ہے.

گواہ كے ليے شرط ہے كہ وہ مرد اور عاقل و بالغ ہو، اس ليے بچے كى گواہى صحيح نہيں ہوگى، اور نہ ہى عقد نكاح ميں عورت كى گواہى صحيح ہوگى، اور اس طرح پاگل اور مجنون بھى گواہ نہيں بن سكتا.

شرح منتهى الارادات ميں درج ہے:

" عقد نكاح اسى صورت ميں ہوگا جب اس ميں دو عاقل و بالغ اور عادل مسلمان جو كلام كرنے اور سننے والے بھى ہوں گواہى ديں، چاہے بيوى اہل ذمہ سے تعلق ركھتى ہو پھر بھى ان گواہوں كے بغير نكاح صحيح نہيں چاہے وہ گواہ ظاہرى طور پر ہى عادل ہوں " انتہى

ديكھيں: منتهى الارادات (2 / 648).

الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:

" حنفیہ شافعیہ مالکیہ اورحنابلہ کے ہاں عقد نکاح کے گواہ کا مکلف ہونا شرط ہے، یعنی دونوں گواہ عاقل و بالغ ہوں، اس لیے بالاجماع پاگل و مجنون کی گواہی قبول نہیں ہوگی، اور نہ ہی بچہ گواہ بن سکتا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اپنےمردوں میں سے دو مردوں کوگواہ بناؤ .

اور اس لیے بھی کہ پاگل اور بچہ گواہی کے اہل میں شامل نہیں ہوتے .... " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (41 / 296).

عقد نکاح میں گواہ شرط ہے چاہے نکاح لفظی طور پر منعقد ہوا ہو یا پھر رخصتی کی استطاعت نہ ہونے پر صرف عقد نکاح تحریر کیا گیا ہو یا پھر ولی نے زبانی طور پر کیا ہو.

اس بنا پر عقد نکاح میں بچے کی گواہی صحیح نہیں ہوگی.

واللہ اعلم .